پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب

حُبِّ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم اور اتحادِ اُمّت

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اَمّا بعد فاعوذ باللہِ من الشیطٰنِ الرجیم بسم اللہِ الرحمٰنِ الرحیم وَاعتصموا بحبل اللہِ جمیعًا ولا تفرقوا۔

کسی کی ذات سے محبت یا توحسن وجمال کی وجہ سے ہوتی ہے یا اس کے کمال کی وجہ سے اور یا اس کے احسان کی وجہ سے۔ جہاں تک جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں نے شہادت دی کہ رایتہ رایت الشمس طالعۃ حضور نبی کریمؐ سامنے سے تشریف لاتے تو یوں لگتا جیسے سورج نکل آیا اور دوسرے دیکھنے والے نے کہا کانّ مثل الشمس والقمر کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور میں اللہ رب العزت نے سورج اور چاند کا جلال وجمال جمع کر دیا تھا تیسرے دیکھنے والے نے کہا۔

وَاجمل منک لم ترقط عینی ۔۔۔ وَاحسن منک لم تلد النساء

خُلقتَ مبرّاً من کل عیبٍ ۔۔۔ کانّک قد خلقتَ کما تشاء

اور جہاں تک کمال سیرت کا تعلق ہے۔ خود ربِّ کائنات نے شہادت دی کہ اِنک لعلیٰ خلقٍ عظیم اور ربِّ جلیل نے رسولِ جلیل صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور عمر کی قسم کھا کر کہا کہ اس سے بہتر۔ اس سے افضل اس سے مقدس اس سے مبارک زندگی تاریخ عالم میں اور کائنات کے صفحات میں نہیں ملے گی وہ جو کسی نے کہا ہے کہ ع۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

آدم علیہ السلام کا علم اور تربیت۔ نوح علیہ السلام کی استقامت اور تبلیغی محنت۔

ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت اور تسلیم، اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی اور سعادت مندی - ایوب علیہ السلام کا صبر و رضا - لوط علیہ السلام کی عفت و پاکدامنی، موسیٰ علیہ السلام کی غیرت دینی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و قناعت - داؤد علیہ السلام کا شکر و عبادت اور سلیمان علیہ السلام کی شوکت و عظمت - یہ سب کچھ حضور علیہ السلام کی ذات گرامی میں جمع فرمایا گیا -

اور احسانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک شاعر نے آیت مبارکہ یضع عنہم اصرھم الخ کی روشنی میں یوں کہا ہے - ؎

تیرا پیامی، رحمت عالم کا پیغام کہ جس میں
تیری گلی کی راہ بتائی بیڑیاں کاٹیں بوجھ اتارے

حضور اکرم نے یتیموں اور مسکینوں کو، عورتوں اور بیواؤں کو سو سائٹی کے گرے پڑے طبقوں کو ان کے حقوق دے دیئے - ظالم کو رحم کا درس دیا اور مظلوم کو جینے کا قرینہ سکھایا - ؎

شایان ہے تجھ کو سرور کونین کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پر ابر کرم تیرا
آدم کی نسل پر تیرے احساں ہیں بے شمار

جمال و کمال اور احسان جس ذات گرامی میں تینوں چیزیں جمع ہوں کیوں نہ اس سے ایک مسلمان کو محبت اور شدید محبت ہو - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت پر خصوصاً اس امت پر لا تعداد احسانات ہیں - ان میں سے صرف ایک احسان اتحاد ملت ہے اور اس احسان عظیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رب جلیل نے فرمایا " کنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا - ہم نے تمہیں اس پیغمبر کے ذریعے آگ کے گڑھے سے بچایا ہے - نفاق وہ چیز تھی جو تمہیں آگ کی طرف لے جارہی تھی - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرکز اتحاد امت ہیں - امت کے لیے نقطۂ اتحاد ہیں -

قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

اپنی مقناطیسی قوت سے محبت اور اتحاد کے دو اصولوں پر آپ نے اتحاد کی وہ بنیاد رکھی کہ جس پر گروہی قبائلی اور معاشی تعصبات بھی اثر انداز نہیں ہو سکے - تاریخ عالم میں اس واقعہ کی نظیر نہیں ملتی کہ جب آپ نے انصار و مہاجرین میں اتحاد و مساوات پر مبنی معاشرہ قائم کیا اور اتحاد کی بنا ڈالی اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سامنے ایک پیش کش رکھی اور فرمایا، دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو اور اس صورت میں مال غنیمت جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا وہ تم دونوں میں برابر تقسیم ہوگا اور اگر یہ صورت پسند نہیں تو پھر غنیمتیں سب کی سب مہاجرین

کے لیے وقف ہوں گی - وہ اُمت جو اتحاد اور مساوات کی بنیادوں پر قائم ہو چکی تھی اس کے گروہ انصار نے جواب عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اپنے مال میں بھی ان کو شریک کریں گے اور غنیمتیں بھی سب کی سب ان کے حوالے کر دیں گے۔

مدینے کی ایک مجلس میں معززین کے ساتھ ساتھ کچھ غریب بھی بیٹھے تھے جن میں حضرت صہیبؓ تھے۔ حضرت سلمان بھی تھے۔ حضرت بلالؓ بھی تھے۔ ایک منافق قیس نے ان لوگوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ چونکہ امت کی تربیت ہو چکی تھی وہ ایک نقطہ اتحاد پر آچکے تھے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ قیس کو گریبان سے پکڑ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلیغ خطبے میں ارشاد فرمایا اے لوگو! تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ تمہارا معبود بھی ایک ہے پھر تم ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے کیوں ہو جہاں کہیں آپ کو اس بنائے اتحاد میں کوئی رخنہ نظر آیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی مقناطیسی شخصیت کے سحر سے، اپنی حکمت سے اپنی تعلیم سے، فوراً اس رخنے کو بند فرمایا

اسی طرح ایک مجلس میں اوس اور خزرج کی پرانی لڑائیوں کا تذکرہ ہوا آپ کو معلوم ہے کہ مدینہ میں اوس اور خزرج دو قبیلے تھے۔ جن کی پشتوں کی لڑائیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوتِ اتحاد سے بند کرا دی تھیں۔ کسی شرپسند نے انکی ایک مشترکہ محفل میں پرانی لڑائیوں کا اشعار میں ذکر کیا جس پر انکی پرانی عداوتیں بیدار ہوئیں۔ زبانیں چلیں اور تلواریں سونت لی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا آپ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ میرے ہوتے ہوئے آپس میں خون خرابہ کرتے ہو؟ مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اوس اور خزرج آپس میں گلے ملے۔ روئے گلے شکوے دور ہوئے اور امت پھر اتحاد پر واپس آ گئی ... ... اسی طرح حنین کی لڑائی کے بعد کچھ انصاری نوجوانوں نے غنیمتوں کی تقسیم پر اعتراض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ فرمایا۔ انصار کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ تو بھیڑ اور بکریاں گھروں کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ گویا یہ بتلایا کہ نقطۂ اتحاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ یہ اُمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان توڑ محنت آپکے فاقوں اور خون سے بنی ہے ہم لوگ چھوٹی چھوٹی چھوٹی باتوں سے اس امت کے اتحاد کو ختم کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔

اگر ہم نبی پاکؐ سے سچی محبت کرنے والے ہوتے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت اتحاد

کو سمجھنے والے ہوتے تو ہمیں مشرقی پاکستان کی جدائی کا صدمہ نہ سہنا پڑتا ۔ پدما اور میگنا مسلمانوں کے خون سے رنگین نہ ہوتے ۔ مسلمان بہو بیٹیاں کلکتہ کے بازاروں میں نہ لٹتیں نوے ہزار قیدیوں کی قید کا داغ اپنے سینے پر نہ سجانا پڑتا اور یہ تو اب دور کی باتیں ہیں ۔ روشنیوں کا شہر کراچی تاریکیوں میں نہ ڈوبتا ۔ سندھ اور دیگر علاقے مسلمانوں کے خون سے لالہ زار نہ بنتے ۔ کیا یہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کے کام ہیں ۔ مسلمان تو ایک جسم کی مانند ہیں ۔ ایک حصّے کو تکلیف ہوتی ہے ۔ دوسرا اسے محسوس کرتا ہے اقبال کے الفاظ میں ؎

چو سیماب از تپ یاراں تپیدن ۔

اور وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنھوں نے اتحاد کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ، جب دو مسلمان ایک دوسرے کے خلاف لڑتے ہیں ، ایک مارتا ہے دوسرا مارا جاتا ہے تو دونوں جہنم میں جاتے ہیں ۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مارا جہنمی ہوا مگر وہ جو مقتول ہوا اس کا کیا گناہ تھا ۔ فرمایا اس نے بھی اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اگر پورا نہیں ہوا تو کیا ہوا ۔ یہ بھی فرمایا ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ دوسرے مسلمان پر ظلم نہیں کرتا ۔ اس کو مصیبت میں تنہا و بے یار و مدد گار نہیں چھوڑتا ۔ اس کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ بھی فرمایا ایک مسلمان کا مال اس کی جان اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان کے لئے محترم اور حرام ہے ۔

حضور علیہ السلام نے ایک بلیغ خطبہ میں ایک بہترین معلم ہونے کی حیثیت سے حج کے دوران ارشاد فرمایا میرے ساتھ یہ کونسا دن ہے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ اللہ جانتا ہے یا اس کا رسول جانتا ہے ۔ فرمایا کیا یہ حج کا دن نہیں ۔ عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حج کا دن ہے ، فرمایا کون سا مہینہ ہے ، وہی جواب عرض کیا گیا ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حج کا مہینہ ہے اور جس طرح حج کا مہینہ محترم اور مقدس ہے جس طرح آج کا دن اور مکہ کا شہر محترم اور مقدس ہے ۔ اسی طرح مومن کا خون ۔ آپس کا مال اور عزت بھی دوسرے مسلمان کے لئے مقدس اور محترم ہے ۔

یہ وہ اتحاد اور اتفاق کی تعلیم ہے ۔ یہ وہ باہم خونریزی سے بچنے کی تعلیم ہے جو حضور علیہ السلام نے فرمائی ۔ آپ سے بہتر انداز تعلیم کس کا ہو سکتا ہے ۔ ابن ماجہ کی ایک روایت ہے ۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں ۔ عجیب لطیف انداز ہے معلم کائناتؐ کا ، حضورؐ کعبے کا طواف فرما رہے

فرمایا اے کعبہ! تیری خوشبو، مؤمن کے لئے کتنی پسندیدہ ہے تو کتنی پاک جگہ ہے لوگ متوجہ ہوئے اور فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ کے نزدیک مومن کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔

لیکن ہمارے لئے تو یہ سارے معاملات نظر انداز کرنے بہت ہی آسان ہیں بلکہ انھیں نظر انداز کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ سب کچھ کرتے بھی رہو، محبت کا دم بھی بھرتے رہو۔ میں کہہ دوں گا فلاں بریلوی ہے۔ کوئی کہہ دے گا یہ وہابی ہے۔ ظلم بھی کرتے رہو اور یہ بھی کہتے رہو کہ جس پر ظلم ڈھا رہا ہوں وہ مومن ہی نہیں۔ ہم نے بچنے کا کیا طریقہ اور انداز اختیار کر رکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان سنا کر بات ختم کرتا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑنے والوں کو کم از کم یہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حرزجاں بنانا چاہیئے

فرمایا۔ آؤ لوگو! میں تمھیں ایسی بات کا پتہ دوں جو روزے، نماز، صدقے سے بھی بہتر ہے وہ ہے لوگوں کے آپس کے معاملات کی درستگی اور ان کو اتحاد کی طرف بلانا۔ افتراق و انتشار سے بچانا۔ اس کا ثواب روزے اور نماز و صدقے سے بھی زیادہ ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور متحد رکھے آمین۔

بقیہ : سیاست نبویؐ

اور سادگی ہے۔ آپؐ نے اقتدار کی بلندیوں تک پہنچ کر بھی اپنے یا اپنے اہلِ خاندان کے لئے کچھ نہیں بنایا بلکہ عام کشا کش کے زمانہ میں بھی جب بہت سے صحابہ خاصے امیر بھی تھے۔ کیفیت یہ تھی کہ بقول حضرت عائشہ إن كنا لننظر الى الهلال ثم الهلال وما ارقدت فى ابيات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔ دو دو ماہ تک حضور اکرمؐ کے گھر چولہا نہ جلتا تھا۔ صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا تھا۔ یا منائح یعنی مستعار بکریوں کے دودھ پر ایک وقت میں ایک دو جوڑے ہی آپ کے پاس ہوتے اور جسم اطہر آرام دہ بستر سے بے نیاز و نا آشنا ہی رہا۔

اگر آج ہمارے اہلِ سیاست سیرت طیبہ کے زریں اصولوں کو اپنا لیں تو ہماری کایا بھی اسی طرح پلٹ سکتی ہے جس طرح آپؐ کے مبارک زمانہ میں مسلمانوں کی کایا پلٹ ہوئی